AL-AHQAQ **Recognized by HEC in Y-Category**
https://ahqaq.com/index.php/Journal/issue/view/7 ONLINE - ISSN- 3006-595X
Volume.3, Issue.3 (2025) PRINT - ISSN- 3006-5941

زرتشت، یہودیت اور مسیحیت میں منجی کے عقیدہ کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

A comparative and analytical study of the belief in the Savior in Zoroastrianism, Judaism, and Christianity.

Dr. Raza Hussain Shar

High School Teacher

Government High school Thari Mirwah District Khairpur Mirs

Email. razahussainshar786@gmail.com

Sayed Munawar Ali Shah

Ph.D Scholar Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University, Khairpur

Email. munawar.naqvi@salu.edu.pk

Abstract:

A belief in Akhir u zamaan and intizaar munji (futoor e bism) is principally such a belief in heavenly religions including jewism, Zoroastrianism Christianism, disclaiming prophets and specially in religion Islam that is accepted as well acknowledged principle. The passion of a promise of Akhir u zamaan and awaiting of munji have been gloriously mentioned in history of ups and downs of these religions at all The Jews, christians, Zoroastrians have been facing all kinds of humiliation, cruelty and oppression in their long and critical history with a hope that one day a christ or sivshianat would emerge. We would make an effort to study the idea of emergence of munji and history of belif in each and every religion and point out its attachments in this essay so that a small step may be taken to bring these religions in connection with one another.

Keywords: Mahdi, Belief in Mahdi, Messianism, Judaism, Christianity, Awaited Savior.

اصولی لحاظ سے عقیدہ آخرالزمان اور انتظار منجی (فتوریسم) ایک ایسا عقیدہ ہے جو آسمانی مذاہب میں، بشمول یہودیت، زرتشتیت، مسیحیت، اور دعویٰ کرنے والے نبیوں اور خصوصاً مقدس دین اسلام میں ایک مسلمہ اصول کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ آخرالزمان کے وعدہ کردہ منجی کے انتظار کا جوش و خروش ان مذاہب کی پر فراز و نشیب تاریخ میں ٹھاٹھیں مارتا رہا ہے۔

یہودی، عیسائی اور زرتشتی اپنے طویل اور مشکل تاریخ میں ہر طرح کی ذلت اور ظلم و ستم کو اس امید پر برداشت کرتے رہے ہیں کہ ایک دن "مسیحا" یا "سوشیانت" آئے گا۔ اس مضمون میں، ہم ہر ایک مذہب میں منجی کے ظہور کے خیال اور عقیدے کی تاریخ کا جائزہ لینے اور اس کی مماثلتوں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کریں گے، تاکہ مذاہب کے درمیان تقریب کا ایک چھوٹا سا قدم بھی اٹھایا جا سکے۔

کی ورڈس: منجی، عقیدت، انتظار، مہدویت، زرتشت، یہودیت، مسیحیت

منجی کی عقیدت کا تاریخی پس منظر

مذہب زرتشت کی تاریخ بہت طویل ہے، اگر ہم زرتشت کی پیدائش کو ساتویں صدی قبل از مسیح مانیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہودی مذہب نے پہلے ہی آخرالزمان کے مصلح کا وعدہ کر دیا تھا اور زرتشت کی خبریں اس موضوع پر نئی نہیں ہیں۔ تاہم، زرتشت کی تاریخ اور پیدائش کے طریقے کار کے بارے میں بہت اختلافات ہیں، کچھ لوگوں نے ان کی زندگی کا دورانیہ گیارہ ہزار سال قبل از مسیح تک بھی بتایا ہے۔ اس لحاظ سے، آخرالزمان کے مصلح کے مسئلے پر زرتشتی مذہب یہودی مذہب اور یقیناً اسلام سے آگے ہو سکتا ہے۔ بہر حال، کم از کم ایران میں، زرتشت کو آخرالزمان کے مصلح کے خیال کا پیشرو سمجھا جا سکتا ہے اور اسے ان کے مذہب کی برکات میں سے ایک سمجھا جا سکتا ہے۔

اس کے مقابلے میں، اسلام، جس کی تاریخ کم ہے، اس معاملے میں بہت زیادہ تفصیل اور وضاحت پیش کرتا ہے۔ یہ مصلح، جسے مہدی کہا جاتا ہے، نبوت اور عدالت کا ایک عالمگیر دور قائم کرے گا۔ وہ ظلم و ستم اور جھوٹ کو ختم کرے گا اور زمین کو امن اور خوشحالی سے بھر دے گا۔ مہدی کی آمد اسلام میں ایک مرکزی عقیدہ ہے اور اسے مسلمانوں کے ایمان کا ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے اسلام اس معاملے میں سابق ادیان کی تصدیق کرنے والا ہے، ایجاد کرنے والا نہیں۔

آخرالزمان کے تصور کو ایک ایسے ماحول میں پیش کیا جہاں اس قسم کے کسی تصور کا کوئی سابقہ نہیں تھا۔ جبکہ اسلام نے اس نظریے کو ایسے ماحول میں پیش کیا جہاں دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی موجودگی کی وجہ سے اس کی تفہیم اور قبولیت کا امکان کچھ حد تک موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلموں نے اس مذہب پر توجہ دی ہوگی۔ کیونکہ بعد کے ادوار میں اسلامی احادیث نے نہ صرف آخرالزمان کے مصلحین کی تصدیق کی، بلکہ اس نظریے کو منظم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔[1]

ادیان (زرتشت، مسیحیت اور یہودیت) میں نجات کا عقیدہ

تمام مذاہب عالم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جب بھی انسانیت اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتی ہے اور وجود کی ابتدا اسے دور ہو جاتی ہے اور دنیا کو جہالت، غفلت اور ظلم کی تاریکی میں گھیر لیتی ہے، ایک نجات دہندہ شخصیت ظاہر ہوگی۔ ہر مذہب میں رمز و راز کی شکل میں ان حقائق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دوسرے مذاہب کے عقائد سے اتفاق اور ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ زرتشتی مذہب میں بھی حتمی

موعود اور آخرالزمان کے نجات دہندہ پر ایمان عام اور مستحکم عقائد میں سے ہے۔ زرتشتی مقدس متون (اوستا اور پہلوی روایتی کتاب) میں، منصفانہ حکمران کے ظہور کی بشارت اور اشارے کے علاوہ، ان کی پیدائش، ظہور، ساتھیوں اور دیگر چیزوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

نجات دہندگی زرتشتی مذہب میں، حتمی زرتشتی موعود کے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر زرتشتیوں کا خیال ہے کہ مقدس متون اوستا کے مطابق، آخرالزمان میں ایک یا ایک سے زیادہ افراد ظاہر ہوں گے اور تکلیف اور مصائب میں گرفتار زرتشتی مذہب کو دوبارہ زندہ کریں گے۔[2]

یہودیوں کے عقائد کے مطابق، نجات دہندہ آخر مسیح (ماشیح) ہے جو ایک روشن اور شاندار مستقبل کی دنیا بنائے گا۔ زیادہ تر یہودی علماء کا خیال ہے کہ مسیح کا ظہور اور اس کی دنیا کی اصلاح اور لوگوں کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش خدا کے ابتدائی تخلیقی منصوبوں کا حصہ تھی۔ اور نجات دہندہ کی ضرورت، جو کوئی اور نہیں ہو سکتا سوائے مسیح کے، تخلیق کائنات سے پہلے ہی خدا کے ذہن میں تھی۔[3]

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق بھی، مسیح آخری نجات دہندہ ہے، اور اس کی تخلیق کے بارے میں ہم اسی طرح کے خیالات کا سامنا کرتے ہیں۔ جہاں عیسیٰ (ع) یہودیوں سے بات کرتے ہیں، وہ ظاہر طور پر اپنی پیدائش سے پہلے کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

یہودیوں نے اس (عیسیٰ) سے کہا، "تم ابھی پچاس سال کے بھی نہیں ہوئے ہو، اور کیا تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟" عیسیٰ نے ان سے کہا، "سچ میں، سچ میں میں تم سے کہتا ہوں، ابراہیم کے موجود ہونے سے پہلے میں ہوں۔"[4]

تمام لوگوں کا خیال ہے کہ مسیح نجات دہندہ انسانوں کا ہے، جیسے کہ دوسرے لوگ بھی نجات دہندہ ہوتے ہیں۔[5] لیکن وہ خدا کی جلوہ گری اور عظمت کا حامل ہے اور وہ دنیا کو اپنی نور سے روشن کرے گا، جو کہ خدا کی نور کی ایک شعاع ہے: "پھر آفتاب دن میں آپ کی روشنی نہیں ہوگا اور چاند آپ کے لیے اپنی چمک نہیں دکھائے گا کیونکہ یہودی آپ کی ابدی روشنی اور آپ کا خدا آپ کی خوبصورتی ہوگا۔"[6]

کچھ عیسائیوں کا خیال ہے کہ مسیح، نجات دہندہ آخرالزمان، داوود کا نسل ہوگا یا داوود کی طرح ایک اور عظیم بادشاہ ہوگا۔[7] تاہم، زیادہ تر عیسائیوں اور نئے عہد کی واضح تعلیمات کے مطابق، نجات دہندہ آخرالزمان عیسیٰ مسیح ہے جو دوبارہ زندہ ہو کر دنیا کو ظلم و ستم سے نجات دے گا۔

نئے عہد میں عیسیٰ مسیح کی دوبارہ آمد کے بارے میں کئی حوالے موجود ہیں۔ ایک جگہ عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں سے کہتے ہیں، "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ اب تم مجھے دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک کہ یہ نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام میں آتا ہے۔"[8]

عیسیٰ مسیح کی موت اور قیامت کے بارے میں پطرس رسول کہتے ہیں، "اس کی جان کو قبروں میں نہ چھوڑا جائے گا اور اس کا جسم گلنے نہ پائے گا۔ اس طرح خدا عیسیٰ مسیح کو دوبارہ جلائے گا اور ہم سب اس کے گواہ ہوں گے۔"[9]

عبرانیوں کے نام خط میں بھی عیسیٰ مسیح کی قربانی اور دوبارہ آمد کا ذکر ہے۔ خط میں کہا گیا ہے، "عیسیٰ مسیح نے گناہوں کو دور کرنے کے لیے ایک بار قربانی دی تھی۔ اب وہ جو اس کی آمد کا انتظار کرتے ہیں، انہیں نجات دینے کے لیے بغیر گناہ کے دوبارہ ظاہر ہوگا۔"[10]

منجی موعود کون ہے، اس بارے میں مختلف مذاہب اور فرقوں میں اختلاف نظر ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسیح موعود حضرت داؤد علیہ السلام ہی ہیں، جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے۔ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخر زمانے میں

اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح ایک اور نبی کو دنیا کی نجات کے لیے بھیجے گا۔

اگرچہ منجی موعود کے بارے میں مختلف نظریات ہیں، لیکن ایک بات یقینی ہے کہ دونوں مذاہب، عیسائیت اور یہودیت، ایک ایسے انسان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں جو الٰہی قدرت سے بہرہ ور ہو گا اور دنیا کو نجات دے گا۔

مسیح موعود کی آمد کی بشارتیں

منجی موعود کی آمد کی بشارتیں مختلف مذہبی کتابوں میں ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر، حبقوق نبی میں کہا گیا ہے:

اگرچہ وہ دیر کرے، تو اس کی امید رکھ، کیونکہ وہ ضرور آئے گا اور دیر نہیں کرے گا۔[11]

اشعیاء نبی میں کہا گیا ہے:

لیکن جو خداوند کی راہ دیکھتے ہیں، انہیں نئی طاقت ملے گی، وہ عقابوں کی طرح اڑیں گے، وہ دوڑیں گے اور تھک نہیں پائیں گے، وہ چلیں گے اور تھک نہیں پائیں گے۔[12]

ایک اور جگہ پر کہا گیا ہے:

مبارک ہیں وہ جو اس کی منتظر ہیں۔[13]

ان مطالب کی جمع بندی کریں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ:

1. نجات بشریت صرف اور صرف اللہ کی مدد سے انسانی ہاتھوں سے ہو گی۔
2. تمام انسانوں کو نجات دہندہ انسانیت کی آمد کا انتظار کرنا چاہیے۔
3. منتظرین اللہ کے پاس ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔

انتظار کا مذہب، جو تمام آسمانی مذاہب میں پایا جاتا ہے، صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک مثبت فلسفہ ہے جو الٰہی افعال کی مقصدیت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، ماضی کے مذاہب اور اسلام کے درمیان فرق یہ ہے کہ مسلمانوں کا انتظار ایک روحانی اور فکری محرک ہے۔

اسلام کے نقطہ نظر سے، خلقت کا مقصد جو کہ اللہ تعالیٰ کو جاننا اور اس کی عبادت کرنا ہے، عملی طور پر اور حقیقت میں ایک لفظ میں خلاصہ ہو جاتا ہے: وہ ہے (امام عصر (عج) کی معرفت)۔ اور صرف وہی شخص اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرتا ہے جو اس مقام پر فائز ہو جائے۔

زرتشت کے مذہب میں منجی کا تصور

زرتشتیوں کے عقیدے کے مطابق، "سوشیانس" نامی ایک منجی آئے گا۔ زرتشت تین موعودوں کی توقع کرتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے درمیان ہزار سال کا فاصلہ ہے۔ انہوں نے دنیا کی مدت کو بارہ ہزار سالوں میں تقسیم کیا ہے، جو مجموعی طور پر چار تین ہزار سالہ ادوار میں تقسیم ہے۔ چوتھے تین ہزار سالہ دور کو ایران کے نبی، "زرتشت" کی روحانی بادشاہت کا دسواں ہزارہ سمجھا جاتا ہے۔ گیارہویں اور بارہویں ہزارے کے آغاز میں، زرتشت کے دو بیٹے ظاہر ہوں گے۔ بارہویں ہزارے کے اختتام پر، تیسرا بیٹا، "سوشیانس" نمودار ہو گا، دنیا کو نیا بنائے گا، مردوں کو زندہ کرے گا، اور قیامت اور روحانی دنیا کو آراستہ کرے گا۔[14] اور (آخر الزمان میں پیدا ہونے والے زرتشت کے تین بیٹوں کو

"سوشیانس" کا نام دیا گیا ہے، حالانکہ خاص طور پر یہ نام آخری موعود کی نشاندہی کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔[15]

سوشیانت

اوستا میں منجی (مسیح) موعود کو "سوشیانت" کہا جاتا ہے، جس کا مطلب اکثر "نجات دہندہ" ہوتا ہے۔[16] یہ لفظ پہلوی زبان میں سوشیانت، وسیوسوش کے طور پر آتا ہے اور اس کی جڑ "سود" ہے جس کا مطلب فائدہ اور منفعت ہے۔

سوشیانت ایک صفت ہے جس کا مطلب فائدہ مند اور فائدہ دینے والا ہے۔ یہ لفظ گاتھا میں واحد اور جمع دونوں صورتوں میں آتا ہے۔

زرتشت نے گاتھا[17] میں کئی بار خود کو واحد صیغے میں، سوشیانت یعنی نجات دہندہ یا نجات دہندہ کہا ہے۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

ہم کب سمجھیں گے (جان لیں گے) اے مزدا اور اے اشا کہ آپ میرے دشمن کے خلاف طاقتور اور طاقتور ہیں؛ جو اچھا بدلہ ہے اسے اچھی طرح سے جاننا چاہیے؛ اس لیے نجات دہندہ (سوشیانت) اپنی قسمت سے آگاہ ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔[18]

یہ لفظ تین مقامات پر جمع کی شکل میں بھی استعمال ہوا ہے، جن میں سے ایک یہ ہے: "اے اہورا مزدا! اس نیک راستے کی جو آپ نے مجھے دکھائی ہے، وہی رہبران (سوشیانتوں) کی تربیت کا راستہ ہے۔"[19]

اس عبارت سے یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آخر الزمان کے مہدی پر عقیدہ اور یہ کہ کوئی آئے گا اور دنیا کو اہریمن کے چنگل سے نجات دے گا اور انسانوں کو ایک بے عیب زندگی سے لطف اندوز کرے گا، یہ عقیدہ ایرانیوں کا بہت قدیم ہے اور شاید خود دین مزدیسنا کے بانی سے منسوب ہے۔[20]

سوشیانت کے بارے میں اوستا کے دیگر حصوں میں، جیسے کہ گاتھا، اسے جمع میں استعمال کیا جاتا ہے، جس سے مراد دین کے مددگار ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، مذہبی رہنما، زرتشت کے جانشین، نیک اور پارسا لوگ جن سے فائدہ ہوتا ہے اور جو لوگوں کو راہ راست پر رہنمائی کرتے ہیں اور نجات کا ذریعہ بنتے ہیں اور دین مزدیسنا کو لے کر آتے ہیں، انہیں سوشیانت کہا جاتا ہے۔[21]

کچھ معاملات میں، سوشیانت کو جمع میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے مراد مزدیسنا کے تین منتظر یا زرتشت کے تین آنے والے بیٹے ہیں جو آخر کار ظاہر ہوں گے اور ایک بار پھر زرتشتی مذہب کو بحال کریں گے اور تباہ شدہ اور تباہ حال دنیا کو آباد، تازہ اور شاداب بنا دیں گے۔[22]

کتاب "زند"، جو زرتشتیوں کی مقدس کتابوں میں سے ایک ہے، میں آخر الزمان میں فساد کے پھیلاؤ کے بارے میں گفتگو کرنے کے بعد اور اس بات پر زور دینے کے بعد کہ اکثر طاقت اور شان اہریمنوں کے ساتھ ہوگی، کہا گیا ہے:

پھر اہورا مزدا کی طرف سے دیوتاؤں کو مدد ملتی ہے، دیوتاؤں کو بڑی فتح حاصل ہوتی ہے اور وہ اہریمنوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ دیوتاؤں کی فتح اور اہریمنوں کی نسل کے خاتمے کے بعد، کائنات اپنی اصل خوشحالی تک پہنچ جائے گی، نبی آدم نیک بختی کے تخت پر بیٹھے گا۔[23]

جاماسب اپنی مشہور کتاب جاماسب نامہ میں زرتشت سے نقل کرتا ہے کہ "پیغمبر کی بیٹی کی اولاد میں سے، جسے خورشید جھان اور شاہ زمان کہا جاتا ہے، کوئی ایک دنیا کا بادشاہ بنے گا، خدا کے حکم سے، جو اس آخری پیغمبر کا جانشین ہوگا۔"[24]

اس کتاب میں ایک اور مقام پر ملتا ہے کہ: "ایک شخص عربی زمین سے نکلے گا، وہ ہاشم کی اولاد سے ہوگا، قد آور، تنومند اور لمبی ٹانگوں

والا ہو گا۔ وہ اپنے جد کے دین پر ہو گا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ ایران کی طرف روانہ ہو گا۔ وہ ایران کو آباد کرے گا اور زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔"[25]

وہ اپنی تعلیمات میں مزید کہتے ہیں: عرب نبی آخری نبی ہیں جو مکہ کے پہاڑوں سے ظاہر ہوں گے۔... نبی کی اولاد میں سے ایک شخص مکہ میں ظاہر ہو گا جو اس نبی کا جانشین ہو گا اور اپنے جد کے دین کا پیروکار ہو گا۔... اس کے عدل سے بھیڑیا بھی بھیڑ کے ساتھ پانی پئے گا اور پوری دنیا "مہر آزمای" کے دین پر گروید ہو جائے گی۔[26]

زرتشت نے بھی اپنے پیغامات میں آخری نجات دہندہ کی آمد کی پیش گوئی کی ہے۔ ان پیشین گوئیوں میں سے کچھ "بہمن یشت" میں ملتی ہیں۔[27]

"زند بہمن یسن" کی آخری فصل میں، جو اوستا کی تفسیر ہے، مصلح عالمی کی آمد اور اس کی حکومت کے قیام کے بعد قیامت کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ "سوشیانس" دنیا کو دوبارہ پاک کرے گا اور قیامت اور جسمانی وجود کو بحال کرے گا۔[28] اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں "سوشیانس" سے مراد زرتشتی مذہب کا آخری نجات دہندہ ہے۔[29]

جب گشتاسب سوشیانس کی آمد کی نوعیت اور اس کے ذریعے دنیا کی حکومت کے بارے میں پوچھتا ہے، تو زرتشت کے شاگرد، جاماسب حکیم، وضاحت کرتے ہیں کہ " : سوشیانس" دنیا میں مذہب کو پھیلائے گا، غربت اور تنگدستی کو ختم کرے گا، دیوتاؤں کو اہریمن کے ہاتھوں سے نجات دے گا، اور دنیا کے لوگوں کو ایک ہی خیال، ایک ہی زبان اور ایک ہی عمل کرنے والا بنادے گا۔[30]

اوستا میں، سوشیانت ایک ایسی اصطلاح ہے جو خاص طور پر زرتشتی مذہب کے آخری نجات دہندہ کی نشاندہی کے لیے واحد شکل میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کا ذکر درج ذیل مقامات پر ملتا ہے:

- یسنا26، بند10
- یسنا59، بند28
- ویسپرد، کردہ2، بند5
- فروردین یشت، بند129 اور145
- زامیادیشت، بند89
- گشتاسب یشت، بند30
- وندیداد، فرگرد19، بند5

تاہم، سوشیانت کی زیادہ درست تفہیم اوستا کے دیگر حصوں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ موجودہ اوستا میں، نجات دہندگان کو تین کے طور پر بیان کیا گیا ہے:

1. اوخشیت ارتہ، جو مقدس قانون کی پرورش کرتا ہے۔

2. اوخشیت نمنگہ، جو نماز ادا کرتا ہے۔

3. استوت ارتہ، جس کی روشنی سے سب ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں۔[31]

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پہلوی روایتی کتابوں میں، پہلے، دوسرے اور تیسرے نجات دہندہ کے لیے مختلف نام استعمال کیے گئے ہیں۔[32] اوستا کی وضاحت کے مطابق، زرتشت نیکی، خیر اور کمال کا مجسمہ ہے، وہ سب سے بڑا سوشیانس ہے اور آخری نجات دہندہ نہیں ہے، بلکہ اسی حصے کی وضاحت کے مطابق، آخری نجات دہندہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کو نیا بنائیں گے اور مخلوقات کو فنا ہونے سے بچائیں گے۔ اور انہیں امر اور جوان بنائیں گے۔ اس وقت مردے دوبارہ زندہ ہوں گے اور زندوں کو بے مرگی حاصل ہوگی۔ سوشیانت ظاہر ہوگا اور دنیا کو اپنی مرضی سے نیا بنائے گا۔[33]

ابراہیم پورداود اس بات سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ سوشیانس کی اصطلاح اوستا نو میں اپنے اجتماعی استعمال میں زرتشت اور اس کے حامیوں، مددگاروں، مبلغین، مصلحین اور دنیا کے آراستہ کرنے والوں کو شامل کرتی ہے۔ اس بات کی بنیاد پر وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

ان کی بنیادی خصوصیات میں دانشمندی، نیکوکاری، تمام مخلوقات کی خدمت، دیووں اور انسانوں کے درمیان دشمنی پر قابو پانا، اور دنیا کو جھوٹ سے پاک کرنا، رب کی عبادت کرنا اور روحانی طور پر آراستہ کرنا شامل ہے۔[34]

پہلوی روایات کی کتابوں سے ملنے والی تفصیلات کے مطابق، زرتشتی مذہب میں خیر اور شر، نیکی اور بدی کے درمیان کی لڑائی ایک طرح سے خود اہورامزدا کی تقدیر ہے۔ اس لڑائی میں، تین موعود آخر الزمان ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو زرتشتی مذہب کے تین نقطہ عروج اور تین اہم موڑ ہیں۔ یہ موعود خیر اور نیکی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور عملی طور پر اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہی ہیں جو اہورامزدا کی عبادت اور تعظیم کرتے ہیں۔ وہ کیانسیہ جھیل سے پیدا ہوتے ہیں اور اہریمن کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، اس کی تخلیق کو تباہ کرتے ہیں، اور لوگوں کو راستے پر لا کر دین کو پھیلاتے ہیں۔ وہ انسانوں کو سچائی بھی عطا کرتے ہیں۔

یہودی دین میں موعود کا عقیدہ

مسیح موعود کے لیے اشتیاق

انبیاء کی تعلیمات نے عہد عتیق کی قوم کے دلوں میں شوق اور قیام مسیح کی آگ بھڑکانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے یہ پیغام دیا کہ "خدا اپنی قوم کو مصیبت اور ذلت کی حالت میں نہیں چھوڑے گا؛ بلکہ وہ خود کسی کو مسح کرکے، لوگوں کی نجات کے لیے بھیجے گا۔"

نبوت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی آمد کی خواہش تین بنیادی محوروں کے گرد گھومتی تھی، جو کہ ایک دوسرے سے واضح طور پر الگ نہیں تھے۔

1. مسیح، ابنِ داؤد:

حِزقیال اور ملاکی جیسے کچھ انبیاء نے اعلان کیا کہ خدا جلد ہی داؤد کی نسل سے ایک مسیح کو بنی اسرائیل کی شان بحال کرنے کے لیے بھیجے گا۔ اس مسیح سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ قوم کو مشرک حکمرانوں سے نجات دلائے گا اور خدا کی شریعت کی طاقت کو اس چھوٹے سے گروہ کے لیے بڑھائے گا جو تنگ وقت میں خدا کے فرمان پر وفادار اور مطیع رہے گا۔ اس نئی سلطنت (یا مملکت) میں عدالت، غریبوں کے ساتھ نیکی اور خدا کی

صحیح اور خالص عبادت حکمرانی کرے گی۔ خدا بھی اپنے مسیح کے ذریعے اپنی قوم پر حکومت کرے گا۔ کچھ انبیاء نے خوشخبری سنائی کہ یہ سلطنت صرف یہودیوں کے لیے نہیں ہوگی بلکہ دنیا کی تمام اقوام اس سے فیض یاب ہوں گی۔

ایک یہودی مصنف داؤد کی آمد کے بارے میں کہتا ہے:

"ایک عام خیال یہ تھا کہ داؤد کے ہاتھوں قائم ہونے والی خوشحالی اور آسائش کی حالت ہمیشہ قائم رہے گی اور ناتن نبی نے اپنی پیشین گوئی میں داؤد کے تخت کی ابدیت کی تصدیق کی۔[35] یہ عقیدہ اتنا قطعی تھا کہ کہا جاتا ہے کہ خود داؤد نے بھی اپنے بیٹے سلیمان کو اس کی خوشخبری سنائی تھی۔[36]"

2.خدا کا بندہ:

اشعیاء نبی نے "خدا کے بندے" کے بارے میں بات کی ہے جو آئے گا۔ وہ فوجی اور اقتصادی طاقت اور کسی بھی ظاہری شان و شوکت اور اثر ورسوخ سے دور ہو گا۔ اس کے علاوہ وہ ایمان اور خدا کی مرضی کے حوالے سے، کسی بھی سختی کے خلاف، درد و تکلیف برداشت کرنے کے لیے صبر اور برداشت رکھنے والا ہو گا اور اپنی قوم کے گناہوں کا بوجھ برداشت کرنا نجات کا وسیلہ بنائے **انسان کا بیٹا**

یہ ایک ایسی شخصیت ہے جو کتابِ دانیال میں بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب مکاشفات کے ادبی انداز میں لکھی گئی ہے، جس کی وجہ سے اسے سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں پیچیدہ اور غیر معمولی علامات اور رموز موجود ہیں۔ مکاشفات کا ادب یہودی تاریخ کے اس دور سے تعلق رکھتا ہے جب یہ قوم ظلم وستم کا شکار تھی، اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنی امیدوں اور خواہشات کو اشاروں اور رموز کی شکل میں بیان کیا۔

مکاشفات کی تحریریں "خدا کے دن" کا ذکر کرتی ہیں، اور بتاتی ہیں کہ خدا دنیا میں داخل ہو کر فساد کو ختم کرے گا، شریروں کو سزا دے گا، اور ان لوگوں کو نجات دے گا جو اپنے ایمان پر قائم رہے ہیں۔ مکاشفات کے ادب کے مطابق، خدا کے دن کے آنے کی علامت کے طور پر، پسر انسان آسمان سے نازل ہو گا اور خدا کی بادشاہی قائم کرے گا۔[37]–[38]

"سفر پیرائش" میں ہے کہ خدا نے ابراہیم کو ظاہر ہو کر کہا": میں تیرے نسل کو یہ زمین دوں گا، تمام یہ زمین جو تو دیکھتا ہے، میں ہمیشہ کے لیے تیرے اور تیرے نسل کو دوں گا ... آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستاروں کو گن، اگر تو ان کو گن سکے ... تیرے نسل بھی ایسے ہی ہوں گے۔ میں وہ یہوہ ہوں جس نے تجھے کلدانیوں سے نکالا تا کہ میں یہ زمین تیرے قبضے میں دوں۔"42[39]

"اور اب سے تیرا نام ابرام نہ رہے گا، بلکہ تیرا نام ابراہیم ہو گا، کیونکہ میں نے تجھے بہت سی قوموں کا باپ بنایا ہے۔ میں تجھے بے حد بڑھاوں گا، اور تیرے سے امتیں پیدا کروں گا، اور تیرے سے بادشاہ ہوں گے۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان، اور تیرے بعد کی نسل کے درمیان عہد باندھوں گا کہ نسل در نسل ایک ہمیشہ کا عہد رہے گا ... لیکن اسماعیل کے بارے میں میں نے تجھے سنا ہے، دیکھ، میں اسے برکت دوں گا، اور اسے بڑھاوں گا، اور اسے بہت کثیر کروں گا، دوازہ سردار اس سے پیدا ہوں گے، اور میں اس سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا ... ابراہیم سے ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہو گی، اور زمین کی تمام قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"43[40]

کتاب اشعیاء نبی میں ہے کہ:

ایک کونپل یسی کی جڑ سے نکلے گی،[41] اور اس کی جڑوں سے ایک شاخ پھولے گی۔

اور خداوند کی روح اس پر آرام کرے گی، وہ جو حکمت اور دانائی کی روح ہے، مشورہ اور قوت کی روح ہے، معرفت اور خدا کے خوف کی روح ہے۔[42] وہ انصاف سے بے بسوں کی عدالت کرے گا، اور غیر جانب داری سے ملک کے مصیبت زدوں کا فیصلہ کرے گا۔

وہ اپنے کلام کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا، اور اپنے منہ کی پھونک سے بے دین کو ہلاک کرے گا۔

وہ راست بازی کے پٹکے اور وفاداری کے زیر جامے سے ملبّس رہے گا۔

بھیڑیا اُس وقت بھیڑ کے بچے کے پاس ٹھہرے گا، اور چیتا بھیڑ کے بچے کے پاس آرام کرے گا۔ بچھڑا، جوان شیر ببر اور موٹا تازہ بَیل مل کر رہیں گے، اور چھوٹا لڑکا اُنہیں ہانک کر سنبھالے گا۔

گائے ریچھ کے ساتھ چَرے گی، اور اُن کے بچے ایک دوسرے کے ساتھ آرام کریں گے۔ شیر ببر بَیل کی طرح بھوسا کھائے گا۔

شیر خوار بچہ ناگ کی بانبی کے قریب کھیلے گا، اور جوان بچہ اپنا ہاتھ زہریلے سانپ کے بل میں ڈالے گا۔

میرے تمام مُقدّس پہاڑ پر نہ غلط اور نہ تباہ کن کام کیا جائے گا۔ کیونکہ ملک رب کے عرفان سے یوں معمور ہو گا جس طرح سمندر پانی سے بھرا رہتا ہے۔

اُس دن یسّی کی جڑ سے پھوٹی ہوئی کونپل اُمّتوں کے لئے جھنڈا ہو گا۔ قومیں اُس کی طالب ہوں گی، اور اُس کی سکونت گاہ جلالی ہو گی۔

اُس دن رب ایک بار پھر اپنا ہاتھ بڑھائے گا تاکہ اپنی قوم کا وہ بچا کھچا حصہ دوبارہ حاصل کرے جو اسور، شمالی اور جنوبی مصر، ایتھوپیا، عیلام، بابل، حمات اور ساحلی علاقوں میں منتشر ہو گا۔

بلکہ میں یعقوب کی نسل سے ایسے لوگوں کو ابھاروں گا جو میرے وارث ہوں گے اور یہ پہاڑ ان کے ہوں گے۔ میرے منتخب لوگ ان کی وراثت حاصل کریں گے اور میرے غلام ان میں رہیں گے۔ لیکن تم لوگو (یہودیوں سے خطاب) جنھوں نے خداوند کو ترک کر دیا ہے اور اپنے مقدس پہاڑ کو بھول گئے ہو، اور خوش قسمتی کے لیے میز تیار کی ہے اور اتحاد کے لیے خروج کی شراب چھلکائی ہے، میں نے تمہیں تلوار کے لیے مقدر کر دیا ہے۔ تم سب قتل کے لیے خم ہو جاؤ گے۔ اور میں یروشلیم کو خوشی کی جگہ بناؤں گا اور اپنے لوگوں سے شادی کروں گا اور رونے اور چیخنے کی آواز اس میں دوبارہ نہیں سنائی دے گی۔[43]

کتاب دانیال میں ہے:

اس وقت فرشتہ عظیم میکائیل، جو آپ کی قوم [یہودیوں] کی حفاظت کرتا ہے، کھڑا ہو گا۔ ایسا وقت آئے گا جو ایسا کبھی نہیں ہوا، جب سے اقوام کی ابتدا ہوئی تھی اس وقت تک۔ اس وقت آپ کی قوم کے تمام لوگ جو کتاب میں لکھے ہوئے ہیں، بچ جائیں گے۔ زمین کی خاک میں سوئے ہوئے بہت سے لوگ جاگ اٹھیں گے، کچھ ابدی زندگی کے لیے، اور کچھ شرم اور ابدی نفرت کے لیے۔ جو دانشمندی اختیار کریں گے وہ آسمان کی چمک کی طرح چمکیں گے، اور جو بہت سے لوگوں کو راستبازی کی راہ پر لے جائیں گے وہ ستاروں کی طرح چمکیں گے، ہمیشہ کے لیے۔

لیکن آپ، اے دانیال، اس بات کو راز میں رکھیں اور اس کتاب کو اس وقت تک بند کر دیں جب تک کہ بہت سے لوگ اسے پڑھنے کے لیے تیزی سے آگے نہ بڑھیں۔

خوش نصیب وہ لوگ جو انتظار کرتے ہیں۔[44]

AL-AHQAQ Recognized by HEC in Y-Category
https://ahqaq.com/index.php/Journal/issue/view/7 ONLINE - ISSN- 3006-595X
Volume.3, Issue.3 (2025) PRINT - ISSN- 3006-5941

حبقوق نبی کی کتاب میں ہے:

اگرچہ اس میں تاخیر ہو تو اس کا انتظار کرو، کیونکہ وہ ضرور آئے گا اور دیر نہیں کرے گا۔

بلکہ وہ تمام قوموں کو اپنے سامنے اکٹھا کرے گا اور تمام لوگوں کو اپنے لیے جمع کرے گا۔[45-46]

زبور داود، جسے عہد عتیق میں "مزامیر" کے عنوان سے بھی جانا جاتا ہے، میں منجی موعود کی آمد کے بارے میں کئی نویدیں موجود ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زبور کے ہر حصے میں کسی نہ کسی طرح اس عظیم شخصیت کی آمد، صالحین کی ظالموں پر فتح، ایک عالمگیر حکومت کے قیام اور دیگر اہم واقعات کی بشارت ملتی ہے۔

ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو منجی موعود کی آمد کے بارے میں زبور سے اقتباسات پیش کیے ہیں، وہ موجودہ زبور میں بھی عین اسی طرح موجود ہیں اور تحریف سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ولقد کتبنا فی الزّبور من بعد الذّکر انّ الارضَ یرثُها عبادی الصّالحون

"اور ہم نے تورات کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ زمین کو میرے نیک بندے ہی وراثت میں پائیں گے۔[47] "

شیعہ اور سنی[48] دونوں فرقوں کی روایات کے مطابق،، یہ آیت حضرت مہدی (عج) کی آمد سے متعلق ہے۔ قرآن کریم یہ مضمون زبور سے نقل کرتا ہے، اور یہی عبارت زبور میں موجود ہے۔ زبور کے متن میں یہ آیت موجود ہے:

کیونکہ شریر لوگ ختم ہو جائیں گے، اور جو لوگ خدا کا انتظار کرتے ہیں وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ ہاں، تھوڑے وقت کے بعد کوئی شریر نہیں رہے گا، آپ اس کی جگہ پر غور کریں گے اور وہ نہیں رہے گا۔ اور حلیمان زمین کے وارث ہوں گے۔

کیونکہ شریر کی بازوئیں ٹوٹ جائیں گی، اور صالحین کو خدا تائید کرے گا۔ خدا کامل لوگوں کے دنوں کو جانتا ہے، اور ان کی میراث ہمیشہ کے لیے ہو گی۔[49]

دوسری جگہ وہ فرماتا ہے:

وہ اپنی قوموں کو انصاف سے فیصلہ کرے گا۔ آسمان خوشی منائے اور زمین شاد ہو۔ دریا اور پری اس کی تعریف کریں۔ صحرا اور اس میں جو کچھ ہے وہ خوشی منائے۔ اس وقت جنگل کے تمام درخت خداوند کے سامنے ترنم کریں گے۔ کیونکہ وہ آ رہا ہے، کیونکہ وہ دنیا کی فیصلہ کرنے کے لیے آ رہا ہے۔ وہ آباد زمین کو انصاف سے فیصلہ کرے گا، قوموں کو اپنی وفاداری سے۔[50]

مسیحیت میں منجی کا عقیدہ

انجیل معتبر میں موجود بشارتیں اس طرح ہیں:

جیسے بجلی مشرق سے چمک کر مغرب تک نظر آتی ہے، اسی طرح ابن آدم کا ظہور بھی ہو گا... اس وقت ابن آدم کی علامت آسمان میں ظاہر ہو گی۔ اور اس وقت زمین کی تمام قومیں ماتم کریں گی اور ابن آدم کو آسمان کے بادلوں پر طاقت اور جلال کے ساتھ آتے ہوئے دیکھیں گی... آسمان اور زمین فنا ہو جائیں گی، لیکن میرا کلام کبھی فنا نہیں ہو گا، لیکن اس دن اور گھنٹے کا کسی کو علم نہیں ہے، یہاں تک کہ آسمان کے فرشتے بھی،

سوائے میرے باپ کے۔ اس لیے تم بھی تیار رہو، کیونکہ جس گھڑی میں تم گمان نہیں کروگے ابن آدم آئے گا۔[51]

جب انسان کا بیٹا اپنے جلال اور تمام مقدس فرشتوں کے ساتھ آئے گا، تو وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور تمام قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی، اور وہ انہیں ایک دوسرے سے جدا کرے گا، جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔[52]

پھر وہ ابنِ آدم کو بڑی قوت اور جلال کے ساتھ بادلوں پر آتے ہوئے دیکھیں گے۔ اس وقت وہ اپنے فرشتوں کو چاروں طرف سے زمین کی انتہا سے لے کر آسمان کی انتہا تک جمع کرے گا... لیکن اس دن اور اس گھنٹے کے بارے میں، باپ کے سوا کوئی نہیں جانتا، نہ فرشتے جو آسمان میں ہیں اور نہ ہی ابنِ آدم۔ اس لیے ہوشیار اور بیدار رہو، دعا کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔[53]

اپنی کمر باندھ لو، اپنے چراغ روشن رکھو، اور ان لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا کی آمد کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ کب واپس آئے گا، تاکہ جب بھی وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹائے تو وہ فوراً اس کے لیے کھول دیں۔ خوشا بہ حال ان غلاموں کو جن کے آقا جب آئیں گے تو انہیں بیدار پائیں گے... اس لیے تم بھی تیار رہو، کیونکہ جس گھڑی کے بارے میں تم نہیں سوچتے ہو ابنِ آدم آئے گا۔[54]

انجیل یوحنا(باب 12-17) میں منجی اور موعود آخر الزمان کے بارے میں کئی دلچسپ اور جامع نویدیں موجود ہیں۔[55]

امریکی مستشرقین نے اپنی کتاب "قاموس کتاب مقدس" میں لکھا ہے کہ "پسر انسان" کا لفظ انجیل اور اس کے ملحقہ حصوں (عہد جدید) میں 80 بار استعمال ہوا ہے، لیکن ان میں سے صرف 30 واقعات حضرت عیسیٰ (ع) پر منطبق کیے جاسکتے ہیں۔[56] باقی 50 واقعات ایک ایسے نجات دہندہ کی بات کرتے ہیں جو آخر الزمان میں ظاہر ہوگا۔ حضرت عیسیٰ (ع) بھی اس کے ساتھ ہوں گے اور اسے عزت دیں گے۔ اس کے ظہور کے وقت اور دن کے بارے میں صرف خدا ہی جانتا ہے۔

مقدس کتابوں سے یہ ملتا ہے کہ:

ایک شخص، جو نجات دہندہ اور مسیحا کے طور پر جانا جاتا ہے، انسانی معاشرے کی اصلاح اور ایک عالمی حکومت کی تشکیل کے لیے آئے گا۔ تمام انسان اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ کتب مقدس کی تمام آیات سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

دنیا کی تمام قومیں اور دنیا کے تمام لوگ اس کی پیروی کریں گے اور اس کے زیر اثر آجائیں گے۔ وہ دنیا پر حکومت کرے گا، عالمی رہنما ہوگا، اور اس کی بادشاہت دنیا بھر میں قائم ہوگی۔[57]

وہ اپنی طرف سے بات نہیں کرتا اور اپنی خواہشات کے مطابق نہیں بولتا، بلکہ وہ وہی کہے گا جو اس نے اللہ تعالیٰ اور انبیاء سے سنا ہے۔[58]

جب وہ آئے گا تو لوگوں کو تمام سچائیوں کی طرف ہدایت دے گا۔[59]

وہ لوگوں کو عدالت پر مجبور کرے گا اور خود بھی عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔[60]

اس کے آنے سے پہلے دنیا ظلم و ستم سے بھر جائے گی اور پوری دنیا کو ظالم اور جابروں نے گھیر لیا ہوگا۔[61]

جب وہ آئے گا تو تمام مخالفین ایک ساتھ امن و صلح سے رہیں گے اور یہاں تک کہ درندے اور نقصان دہ جانور بھی پالتو جانوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔[62]

وہ طاقتور ترین ابر طاقتوں کو دبا دے گا اور مکمل طور پر شیطانوں کو ختم کر دے گا اور ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہے گا۔[63]

اس کے ظہور کے بعد نیکوکار، سچے اور صابر زمین کے وارث بنیں گے اور دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ ان کے پاس ہو گا۔[64]

ہمیں سب اس کا انتظار کرنا چاہیے، کیونکہ اس کے ظہور کا وقت معلوم نہیں ہے اور یہاں تک کہ آسمان کے فرشتے بھی نہیں جانتے اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کی آمد کا علم نہیں ہے۔ اس لیے ہر کسی کو بیدار رہنا چاہیے اور اس کی آمد کا انتظار کرنا چاہیے۔[65] ہر چیز اس کے اختیار میں ہو گی اور وہ آسمان کے بادلوں پر طاقت اور جلال کے ساتھ آئے گا۔[66] وہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بھر دے گا اور دنیا کے لوگ سب اللہ کے بندے بن جائیں گے۔[67] اور خلاصہ یہ ہے کہ اس کی غیبت کے وقت لوگوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس کے ظہور کے لیے دعا کریں اور ہمیشہ اس کا انتظار کریں، کیونکہ وہ اچانک آئے گا۔[68]

چونکہ اس عالمی موعود کے مددگار اس کی حکومت میں اس کا ساتھ دیں گے، اس لیے ان مددگاروں کی خصوصیات کا ایک مختصر جائزہ لینا بے فائدہ نہیں ہو گا۔

سوشیانت کے مددگاروں کی خصوصیات

مذہبی متون میں، خاص طور پر مزدیسنائی متون میں، دو قسم کے ساتھیوں کا ذکر ملتا ہے جو آخر الزمان کے مہدی (مخلص) کی مدد کریں گے۔ ایک وہ ہیں جو مہدی کے ظہور کے وقت زندہ ہوں گے، اور دوسرے وہ ہیں جو ماضی میں وفات پا چکے ہیں اور مہدی کے ظہور کے وقت زندہ ہو جائیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔

پہلوی متون میں، دوسری قسم کے ساتھیوں کو "جاودان" کہا جاتا ہے، اور کئی افراد، یلان اور تاریخی پھلوانوں کو سوشیانس کے ساتھیوں کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان افراد کی تعداد پندرہ مرد اور پندرہ خواتین بتائی گئی ہے، اور زرتشت کو شامل کرنے کے بعد، چودہ مردوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ ایک مرد اور پندرہ خواتین کے نام نہیں بتائے گئے ہیں۔[69]

یہ جاودان سوشیانس کے ہزار سالہ دور میں ظاہر ہوں گے اور قیامت برپا کریں گے اور دنیا کو ابدی بنا دیں گے۔ اوستا نو اور پہلوی متون کے مطابق، گناہگاروں اور مجرموں کے جسم دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ لیکن پرہیزگار لوگ زمین پر واپس آئیں گے، نہ اس شکل میں جیسے وہ پہلے تھے اور نہ ہی اس مادے سے جس سے وہ پہلے بنائے گئے تھے۔ بلکہ وہ روشن مٹی، زہر سے پاک پانی، دھوئیں سے پاک آگ، اور خوشبودار ہوا سے بنے ہوئے مادی مخلوق ہوں گے۔[70]

منجی موعود مددگاروں کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- نیک اندیش: وہ نیک خیالات رکھتے ہیں۔
- نیک گفتار: وہ سچ بولتے ہیں اور کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔
- نیک کردار: وہ اچھے اعمال کرتے ہیں۔
- سچے: وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔
- وفادار: وہ اپنے وعدے پورے کرتے ہیں۔

- غصہ سے پاک :وہ غصے پر قابو رکھتے ہیں۔[71]
- ان کے علاوہ، فرشتے اور امشاسپند بھی منجی موعود کے یاور ہوں گے۔[72]

یہودیت اور مسیحیت میں منجی کے مددگاروں کی خصوصیات

عہدین میں حضرت منجی کے مددگاروں کی خاص خصوصیات بیان ہوئی ہیں:

اشعیاء نبی میں کہا ہے:

"وہ علم کا جھنڈا اقوام کے لیے کھڑا کرے گا اور زمین کی انتہاؤں سے ان کے لیے صافیر بجائے گا۔ اور وہ جلد بازی سے آئیں گے اور ان میں سے کوئی تھکا ہوا یا ٹھوکر کھانے والا نہیں ہو گا۔ اور کوئی نہ پلکیں جھپکائے گا اور نہ سوئے گا۔ اور ان میں سے کسی کی کمر کی پٹی نہیں کھلے گی اور نہ کسی کے جوتیوں کا تسمہ ٹوٹے گا۔ کیونکہ ان کے تیر تیز ہیں اور ان کے کمانوں کو کھینچ لیا گیا ہے۔ وہ شیرنی کی طرح غرور کریں گے اور شیر کی طرح گرجیں گے۔"[73]

دانیال نبی میں کہتا ہے:

"ان بادشاہوں کے دنوں میں آسمانوں کا خدا ایک ایسی سلطنت قائم کرے گا جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔"[74]

زبور میں ہے کہ:

"خداوند کی نگاہیں صالحین پر ہیں اور جب صالحین فریاد بر آوردے ہیں تو خداوند ان کی سنتا ہے اور انہیں ان کی تنگیوں سے نجات دیتا ہے۔"[75]

اشعیاء نبی میں کہتا ہے:

"اے تیز رفتار قاصد جاؤ، بلند اور صاف ستھری قوم کے پاس جاؤ، اس قوم کے پاس جو ابتداء سے اب تک ہیبت ناک رہی ہے، یعنی زبردست اور پامال کرنے والی قوم کے پاس۔"[76]

"دروازہ کھول دو تا کہ عادل قوم جو ایمانداری کو تھامے ہوئے ہے داخل ہو۔ راست بازوں کا راستہ استقامت ہے۔"[77]

"اور دیکھو، کچھ دور دراز مقامات سے آئیں گے اور کچھ شمال اور مغرب سے۔ اے آسمان ترنم کرو اور اے زمین وجد کرو اور اے پہاڑ آواز شادمانی دو۔ کیونکہ خداوند اپنی قوم کو تسلی دیتا ہے۔"[78]

خلاصہ اور نتائج

اس مقالے کا مقصد مختلف مذاہب میں نجات دہندہ کے خیال اور اس کے ارتقاء کا موازنہ کرنا اور یہ دکھانا ہے کہ تمام مذاہب آخرکار ایک نجات دہندہ کے آنے پر یقین رکھتے ہیں۔ تاہم، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی ایک مذہب نے کسی دوسرے مذہب سے اس خیال کو اپنایا یا اس پر اثر ڈالا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد صرف ان مماثل یا مشترک خیالات کو ایک ساتھ پیش کرنا ہے اور اس نتیجے پر پہنچنا ہے کہ نجات دہندہ کا خیال اور آخرالزمان میں ایک ایسے شخص کے آنے کا وعدہ جو خدا کے احکامات پر مبنی ایک نیا نظام قائم کرے گا، تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔

تاہم، یہ کہ یہ نجات دہندہ کون ہے، وہ کب اور کہاں ظاہر ہو گا، اس بارے میں مذاہب کے درمیان اختلافات ہیں۔ ایک مشترکہ بات

یہ ہے کہ آخرالزمان کا نجات دہندہ نبوت کے خاندان سے ہوگا اور اس میں تمام اچھی صفات ہوں گی۔ تمام مذاہب میں نجات دہندہ سے متعلق معاملات میں کسی نہ کسی قسم کے معجزے کی بات کی گئی ہے۔ مختلف مذاہب میں انتظار کی دنیا کی وضاحت ایک جیسی ہے: یہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو انفرادی، سماجی، سیاسی، اقتصادی، علمی اور ثقافتی لحاظ سے بگڑ چکا ہے، فساد اور تباہی عروج پر پہنچ گئی ہے؛ پھر نجات قریب ہے۔

تمام مذاہب اور ثقافتیں، اپنے اپنے الفاظ اور انداز میں، ایک ایسے ہی دور انتظار کا ذکر کرتی ہیں جس میں ظلم و ستم، نفرت اور جرائم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس ہم آہنگی کی وجہ یہ ہے کہ ہر دور میں اور ہر قوم کے لیے، ظلم و ستم، نفرت اور جرائم ناپسندیدہ رہے ہیں۔ اس لیے، ایک ظلم و ستم سے پاک معاشرے کی توقع اور ایک مثالی معاشرے کا تصور، قدیم زمانوں سے لے کر آج تک، بہت سے دانشوروں اور محققین کے ذہن میں رہا ہے۔ اس طرح کہ ہر ایک نے ایک مثالی معاشرے کے قیام کے لیے ایک الگ الگ منصوبہ تیار کیا ہے۔

مختلف دانشوروں کے ذریعے اس طرح کے مسائل کا اٹھانا اور ان کی جڑیں مختلف مذاہب جیسے کہ یہودیت، عیسائیت اور زرتشت اور یہاں تک کہ برہما اور بدھ جیسے مسلکوں میں تلاش کرنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ظلم و ستم سے پاک ایک مثالی معاشرے میں رہنے کی خواہش انسانی فطرت میں گہری ہے۔ تاہم، جو چیز ان تمام منصوبوں کو غیر عملی بنا دیتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ حقیقت پسندانہ اور واضح رہنمائی کے ساتھ نہیں آتے ہیں، بلکہ صرف ایک مثالی معاشرے کی تصویر پیش کرتے ہیں، اس تک پہنچنے کا راستہ نہیں۔ اس کے علاوہ، ان منصوبوں کے لیے کوئی اہداف مقرر نہیں کیے گئے ہیں تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی مرضی، جوش اور خواہش کو بیدار کیا جا سکے اور انہیں موجودہ حالات کو تبدیل کرنے کے لیے ترغیب دی جا سکے۔

اس سلسلے میں، اسلام واحد ایسا منصوبہ ہے جس میں یہ تمام خصوصیات موجود ہیں۔

ہمارے مذہبی متون میں ایک مثالی معاشرے کے قیام کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اور اس کا حتمی مقصد انسانیت کو حقیقی کمال تک پہنچانا ہے یہ کمال صرف خداشناسی، خداپرستی، اس کے احکامات کی مکمل اور دقیق اطاعت اور اس کی رضا حاصل کرنے اور اس کے دربار سے قربت حاصل کرنے کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے جس معاشرے کا وعدہ فرمایا ہے وہ وہ معاشرہ ہے جس کے افراد کے عقائد، اخلاقیات اور اعمال اسلامی تعلیمات اور احکامات کے مطابق ہوں گے۔ یقیناً، جیسا کہ مقالے کے متن میں ذکر کیا گیا ہے، مھدویت کا خیال اور دنیا کی اصلاح کے لیے موعود کی موجودگی صرف اسلام میں ہی پیش نہیں کی گئی ہے، بلکہ یہ ایک بشارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو دی ہے اور تمام توحیدی مذاہب اس خیال کے حامل رہے ہیں اور دنیا کے مستقبل کو صالحین کے لیے قرار دیا ہے اور دنیا بھر میں عدالت کی حکمرانی کو یقینی سمجھا ہے۔ یہ خیال توحیدی مذاہب میں اتنا فروغ پذیر اور واضح رہا ہے کہ اس نے غیر توحیدی مذاہب کو بھی رنگ دیا ہے اور ایسے مذاہب جن کی ظاہری طور پر الٰہی بنیاد نہیں تھی انہوں نے بھی ایک عالمی مصلح کی موجودگی کا اعتراف کیا ہے۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ تمام بشارتیں، وعدے اور اشارے جو تمام مذاہب اور مذاہب میں آئے ہیں وہ آخرالزمان کے الٰہی قیام اور ایک مصلح کی انسانی-الٰہی تحریک کی طرف دیکھتے ہیں جو نبوت کے ادوار کے اختتام پر اور اسلام کے دین کے تسلسل میں اسلام کے اندر سے ظاہر ہوگا۔ لہٰذا جب بھی موعود کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد آخری اور منتظر موعود اور نجات دہندہ ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، مذاہب میں نجات، مختلف مذاہب میں نجات دہندہ کا ہی تصور ہے جو مھدویت کے نظریے کے مطابق ہے۔ اور کیا

شاندار ہے ان دنوں کا تصور جب عالم کا واحد حاکم قائم آل محمد جیسا عدل پسند ہو اور کتنا خوبصورت ہے ان دنوں میں زندگی گزارنا جب توحید کے سوا کوئی پرچم نہیں لہرائے گا اور حق کی آواز سوائے عالمیوں کے کانوں تک نہیں پہنچے گی۔ عطوفت اور مہربانی سے بھرپور دور جس میں عدل، آزادی اور انسانی کرامت پوری دنیا کو بھر دے گی۔

حوالہ جات

[1]مھدویت در اسلام وزرتشت ص 21-22.

[2]سوشیانت یاسیر اندیشہ ایرانیان دربارہ موعود آخرالزمان ص 9-10

سوشیانس، ص 2

[3]گنجینہ ای از تلمود ص 352.

[4]انجیل یوحنا 8:56-58

[5]گنجینہ ای از تلمود، ص 352

[6]اشعیاء نبی، فصل 60، بند 19.

[7]کتاب ھوشیع، فصل 3، بند 5؛ کتاب مزامیر، مزمور 18، بند 49-50؛ ارمیا، فصل 30، بند 9

[8]انجیل لوقا، باب 13، بند 35.

[9]اعمال رسولان، باب 2، بند 31.

[10]رسالہ بہ عبرانیان، باب 9، بند 28.

[11]حبقوق نبی، فصل 2، بند 2.

[12]اشعیاء نبی، فصل 40، بند 31.

[13]اشعیاء نبی، فصل 30، بند 18.

[14]مینوی خرد، پرسش 1، بند 95

[15]سوشیانس، ص 7-21.

[16]گاتھا، ص 109.

[17]تاریخ ادبیات ایران پیش از اسلام، ص 35.

[18]سپنتمد گات، یسنا 48، قطعہ 9

[19]گاتھا: یسنا 34، قطعہ 13

[20]سوشیانت یاسیر اندیشہ ایران، ص 55

ابراھیم پورداوود، سوشیانس، ص10.

[21]سوشیانت یا سیر اندیشہ ایران...، ص55

[22]فروردین یشت، قطعہ17

[23]زند بھمن سین، زند ص19.

[24]جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.

[25]جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.

[26]جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.

[27]بھمن یشت "سے "زند وھومن یسن" بھی کہا جاتا ہے، ایران کی قوم اور مذہب کے مستقبل کے بارے میں واقعات کی ایک سیریز پر مشتمل ہے، جس کی پیش گوئی اہورامزدا نے زرتشت سے کی تھی۔اس کتاب کا فارسی میں ترجمہ صادق ھدایت نے پھلوی متن سے کیا ہے۔

[28]زند بھمن یسن، ص19

[29]زند بھمن یسن، ص150

[30]جاماسب نامہ، ص121-122.

[31]سوشیانس، ص15.

[32]، سوشیانت یا سیر اندیشہ...، ص63-64

[33]زامیاد یشت، قطعہ ھای 9-11.

[34]سوشیانس، ص10-18.

[35]کتاب دوم سموئیل، باب7، بند12-16

[36]کتاب اول پادشاھان، باب2، بند4؛ انتظار مسیحا در آیین یھود، ص20.

[37]رسالہ بہ عبرانیان، باب2، بند6-8

[38]توماس میشل، کلام مسیحی ص37-38

[39]سفر پیدایش، فصل12، بند7؛ فصل13، بند15؛ فصل15، بند5-8.

[40]سفر پیدایش، فصل17، بند ھای 5-8و20؛ فصل18، بند19.

[41]یسی کا معنی ہے مضبوط اور طاقتور، داوودع کے والد کا نام ہے.

قاموس کتاب مقدس ص951.

[42]کتاب اشعیاء نبی، فصل11، بند1-10.

[43]کتاب اشعیاء نبی فصل65، بند ھای 9-13و18-20.

[44] کتاب دانیال نبی، فصل 12، بند 1-5 و 10-13.

[45] کتاب حبقوق نبی، فصل 2، بند 3-5.

[46] کتاب اشعیاء نبی فصل 1 و 55؛ زکریانبی، فصل 14؛ سلیمان نبی، فصل 2؛ حجی نبی، فصل 2؛ حزقیال نبی، فصل 21.

[47] سورہ انبیاء، آیت 50

[48] بحارالانوار ج 51، ص 47

[49] کتاب مزامیر، مزمور 37، بند 9-12 و 17-18.

[50] کتاب مزامیر، مزمور 96، بند 10-13.

[51] انجیل متّی، باب 24، بند 27، 30، 35، 37، 44.

[52] انجیل متّی، باب 25، بند 31، 32.

[53] انجیل مرقس، باب 13، بند 26، 27، 31، 32.

[54] انجیل لوقا، باب 12، بند 35، 36

[55] مکاشفہ یوحنا، باب 19؛ رسالۂ دوم پطرس، باب 3.

[56] قاموس کتاب مقدس، مادۃ «پسر خواھر»، ص 219

[57] انجیل یوحنا و باب 124 انجیل متی و مزمور 96 زبور، بند 9-13

[58] انجیل یوحنا باب 16

[59] زبور داوود مزمور 37

[60] زبور داوود مزمور 96 بندھای 10-13

[61] کتاب دانیال 12

[62] کتاب اشعیاء نبی باب 11

[63] زبود داوود مزمور 37

[64] زبود داوود مزمور 37

[65] انجیل یوحنا باب 15-16 بند 26

[66] انجیل متی باب 24 بند 27

[67] انجیل یوحنا باب 16

[68] انجیل مرقس باب 13

[69] توس، 1369 ش، ص 128

اوستا،بندھای120-143.

[70] دینکرد، کتاب ھفتم، ص214.

[71] اوستا،قطعہ95.

[72] اوستا، ھفتن یشت کوچک، قطعہ12.

[73] کتاب اشعیاء نبی، فصل5، بند2و27-29.

[74] دانیال نبی، فصل2، بند44.

[75] کتاب مزامیر، مزمور37، بند18و39-40.

[76] اشعیاء نبی، فصل18، بند2.

[77] اشعیاء نبی فصل49، بند12-13.

[78] اشعیاء نبی فصل49، بند13.

منابع

1. مھدویت در اسلام وزرتشت ص 21-22.
2. سوشیانت یاسیر اندیشہ ایرانیان دربارہ موعود آخر الزمان ص9-10
3. سوشیانس، ص2
4. گنجینہ ای از تلمود ص352.
5. انجیل یوحنا8:56-58
6. گنجینہ ای از تلمود، ص352
7. اشعیاء نبی، فصل60، بند19.
8. کتاب ھوشیع، فصل3، بند5؛ کتاب مزامیر، مزمور18، بند49-50؛ ارمیا، فصل30، بند9
9. انجیل لوقا، باب13، بند35.
10. اعمال رسولان، باب2، بند31.
11. رسالہ بہ عبرانیان، باب9، بند28.
12. حبقوق نبی، فصل2، بند2.
13. اشعیاء نبی، فصل40، بند31.
14. اشعیاء نبی، فصل30، بند18.

15. مینوی¬خرد، پرسش 1، بند95
16. سوشیانس، ص7-21.
17. گاتھا، ص109.
18. تاریخ ادبیات ایران پیش از اسلام، ص35.
19. سپنتمد گات، یسنا48، قطعہ9
20. گاتھا: یسنا34، قطعہ13
21. سوشیانت یا سیر اندیشہ ایران، ص55
22. ابراھیم پورداوود، سوشیانس، ص10.
23. سوشیانت یا سیر اندیشہ ایران...، ص55
24. فروردین یشت، قطعہ17
25. زند بھمن سین، زند ص19.
26. جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.
27. جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.
28. جاماسب بن لھراسب، جاماسب نامہ ص121-122.
29. زند بھمن یسن، ص19
30. زند بھمن یسن، ص150
31. جاماسبنامہ، ص121-122.
32. سوشیانس، ص15.
33. سوشیانت یا سیر اندیشہ...، ص63-64
34. زامیادیشت، قطعہ ھای9-11.
35. سوشیانس، ص10-18.
36. کتاب دوم سموئیل، باب7، بند12-16
37. کتاب اول پادشاھان، باب2، بند4؛
38. انتظار مسیحا در آیین یھود، ص20.
39. رسالہ بہ عبرانیان، باب2، بند6-8
40. توماس میشل، کلام مسیحی ص37-38

41. سفر پیدایش، فصل 12، بند7؛ فصل 13، بند 15؛ فصل 15، بند 5-8.
42. سفر پیدایش، فصل 17، بندھای 5-8و20؛ فصل 18، بند 19.
43. قاموس کتاب مقدس ص 951.
44. کتاب اشعیاء نبی، فصل 11، بند 1-10.
45. کتاب اشعیاء نبی فصل 65، بندھای 9-13 و18-20.
46. کتاب دانیال نبی، فصل 12، بند 1-5و 10-13.
47. کتاب حبقوق نبی، فصل 2، بند 3-5.
48. کتاب اشعیاء نبی فصل 1و 55
49. ؛زکریا نبی، فصل 14؛
50. سلیمان نبی، فصل 2؛
51. حجی نبی، فصل 2؛
52. حزقیال نبی، فصل 21.
53. سورہ انبیاء، آیت 50
54. بحارالانوار ج 51، ص 47
55. کتاب مزامیر، مزمور 37، بند9-12و 17-18.
56. کتاب مزامیر، مزمور 96، بند 10-13.
57. انجیل متّی، باب 24، بند 27، 30، 35، 37، 44.
58. انجیل متّی، باب 25، بند 31، 32.
59. انجیل مرقس، باب 13، بند 26، 27، 31، 32.
60. انجیل لوقا، باب 12، بند 35، 36
61. مکاشفہ یوحنا، باب 19؛ رسالۃ دوم پطرس، باب 3.
62. قاموس کتاب مقدس، مادۃ «پسر خواھر»، ص 219
63. انجیل یوحنا وباب 24 انجیل متی ومزمور 96 زبور، بند 9-13
64. انجیل یوحنا باب 16
65. زبور داوود مزمور 37
66. زبور داوود مزمور 96 بندھای 10-13

67. کتاب دانیال 12
68. کتاب اشعیاء نبی باب 11
69. زبور داوود مزمور 37
70. زبور داوود مزمور 37
71. انجیل یوحنا باب 15-16 بند 26
72. انجیل متی باب 24 بند 27
73. انجیل یوحنا باب 16
74. انجیل مرقس باب 13
75. توس، 1369ش، ص 128
76. اوستا، بندھای 120-143.
77. دینکرد، کتاب ھفتم، ص 214.
78. اوستا، قطعہ 95.
79. اوستا، ھفتن یشت کوچک، قطعہ 12.
80. کتاب اشعیاء نبی، فصل 5، بند 2 و 27-29.
81. دانیال نبی، فصل 2، بند 44.
82. کتاب مزامیر، مزمور 37، بند 18 و 39-40.
83. اشعیاء نبی، فصل 18، بند 2.
84. اشعیاء نبی فصل 49، بند 12-13.
85. اشعیاء نبی فصل 49، بند 13.